سوال

(32) کیا جنازہ کی صفوں کو طاق بنانا ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت حافظ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض ہے کہ جنازہ کی صفوں کے متعلق یہ تأثر غالب ہے کہ صفیں پانچ سات یا نو ہوں بلکہ یہ تاثر بھی پایا جاتا ہے کہ یہ تحدید ہی سنت ِ نبوی ﷺ ہے۔ حالانکہ سنن وغیرہ کی مالک بن ہبیرہ والی روایت سے صرف تین صفوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ ائمہ کرام کی خاموشی سے اہل حدیث اور غیر اہل حدیث میں سات نو وغیرہ کی تعداد مستقل مسئلہ بن گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔ (سائل) (۳۱مارچ ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازِجنازہ میں طاق صفیں بنانے والی مالک بن ہبیرہ کی روایت میں راوی محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہے۔ اس حدیث کو اس نے عنعنہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور مدلس راوی کی عنعنہ کے سات روایت ناقابلِ حجت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی شے ایسی مل جائے جس سے اس کی صحت کی تائید ہوتی ہو۔ اور وہ یہاں ناپید ہے۔

یہ روایت ''سنن ابی داؤد'' کے 'بَابُ فِي الصَّفِّ عَلَی الْجَنَازَةِ' کے تحت بیان ہوئی ہے اور امام ترمذی نے 'بَابُ کَیفَ الصَّلٰوةُ عَلَی الْمَیِّتِ...الخ' کے تحت بیان کی ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف ،ابن ماجہ میں ذکر کیا ہے۔ (سنن اَبِی دَاوٗد، بَابُ مَا جَاءَ فِیمَن صَلّٰی عَلَیهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسلِمِین)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، محمد بن اسحاق جب تحدیث کی صراحت کردے تو وہ ''حسن الحدیث'' ہے لیکن یہاں اس نے عنعن سے بیان کی ہے۔

'فَلَا أَدرِی وَجهَ تَحسِینِهِم لِلحَدِیثِ فَکَیفَ التَّصحِیح!؟' (احکام الجنائز، ص:۱۰۰)

''میں نہیں جانتا جن لوگوں نے اسے حسن قرار دیا ہے، اس کی وجہ کیا ہے چہ جائیکہ اس کو صحیح کہا جائے۔''

بہر صورت یہ روایت کمزور اور ناقابلِ عمل ہے۔ جنازے کی صفوں کو اہتمام سے طاق بنانا ضروری نہیں۔

طاق اور جفت ہر ممکنہ صورت کا جواز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:95

محدث فتویٰ